9-10

شہریت

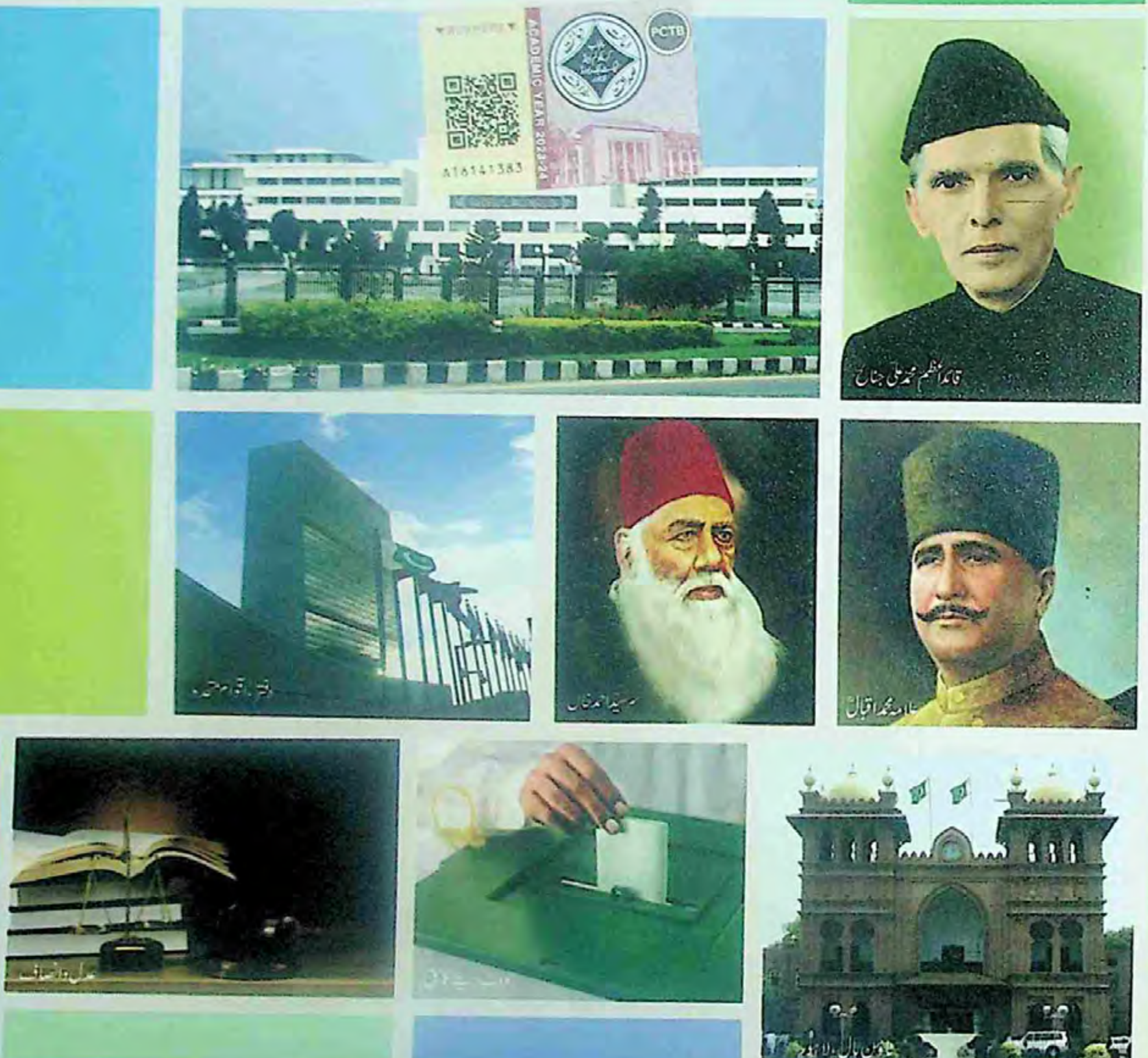

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

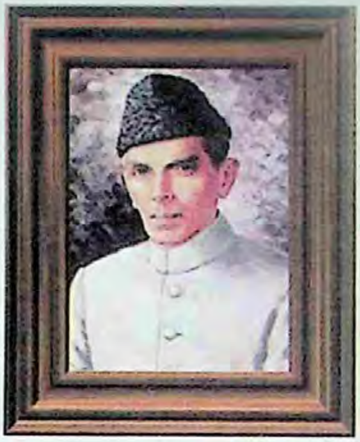

”تعلیم پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دُنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیمی میدان میں مطلوبہ پیش رفت کے بغیر ہم نہ صرف اقوامِ عالم سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہوسکتا ہے کہ ہمارا نام ونشان ہی صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔“

قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

بانیِ پاکستان

(26 ستمبر 1947ء۔ کراچی)

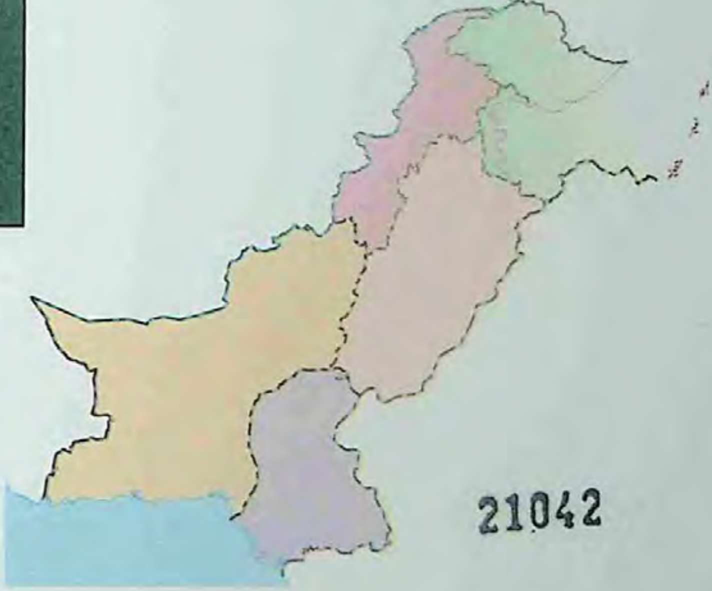

21042

ہدایات برائے سکیورٹی سٹکر

جعلی کُتب کی روک تھام کے لیے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کی درسی کُتب کے ٹائٹل کور (Title Cover) پر مستطیل شکل میں ایک سکیورٹی سٹکر (Security Sticker) چسپاں کیا گیا ہے۔ ترچھا کر کے دیکھنے پر اس سٹکر میں موجود دائرے کا نارنجی رنگ، سبز رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ”سکیورٹی سٹکر“ پر دی گئی جگہ کو سکّے سے گھر چنے پر ”PCTB“ لکھا ظاہر ہوتا ہے۔ مزید تصدیق کے لیے اگر ٹائٹل کور پر چسپاں ”سکیورٹی سٹکر“ پر دیے گئے QR کوڈ کو کسی بھی QR موبائل ایپ سے سکین کریں تو ویب لنک اوپن ہونے کے ساتھ ساتھ سکیورٹی سٹکر بھی ظاہر ہو جائے گا جو کتاب کے اصلی ہونے کی پہچان ہے۔ درسی کتب خریدتے وقت یہ ”سکیورٹی سٹکر“ ضرور دیکھیں۔ اگر کسی کتاب کے ٹائٹل کور پر یہ سکیورٹی سٹکر موجود نہ ہو یا اس میں ردّوبدل کیا گیا ہو تو ایسی کتاب ہرگز نہ خریدیں اور فوراً بورڈ کے پتے پر مطلع کریں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

شہریت

(Civics)

9-10

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔
منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب سازی) حکومت پاکستان، اسلام آباد۔
موجب مراسلہ نمبر: F-13-212005-55 بتاریخ 12 مارچ 2005ء
تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔
اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فہرست مضامین

حصہ اوّل

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
1-	علم شہریت کا تعارف	1
2-	افراد کے روابط	6
3-	ریاست	15
4-	حکومت	21
5-	شہری اور شہریت	35

حصہ دوم

باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
6-	حقوق و فرائض	40
7-	نظریہ پاکستان اور تحریک پاکستان	48
8-	پاکستان میں آئینی ارتقا	60
9-	پاکستان میں مقامی حکومت	68
10-	پاکستان اور اس کے ہمسایہ ممالک	73
11-	معروضی سوالات	79

مصنفین: ☆ پروفیسر ڈاکٹر سلطان خان ☆ پروفیسر حلیمہ آفریدی ☆ پروفیسر رحمان اللہ چودھری
ایڈیٹرز: ☆ مسز شفقت افتخار ☆ مہر صفدر ولید ڈائریکٹر (مسوّدات): ☆ محترمہ فریدہ صادق
نگرانِ طباعت: ☆ مہر صفدر ولید، عابد حسین شیخ
ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): ☆ سیدہ انجم واصف کمپوزنگ و لے آؤٹ: زاہد الیاس، حافظ انعام الحق

ناشر: ایمی پرنٹرز
مطبع: اسحاق الفتح پریس

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد	قیمت
جولائی 2023ء	دوم	دوم	5,000	106

باب 1
علم شہریت کا تعارف
(INTRODUCTION TO CIVICS)

مفہوم (Meaning)

علم شہریت کے لیے مدنیت یا سوکس (Civics) کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ مدنیت کا لفظ مدینہ سے نکلا ہے جس کے معنی شہر کے ہیں۔ سوکس لاطینی زبان کے الفاظ سوس (Civis) اور سویٹاس (Civitas) سے ماخوذ ہے جن کے معنی شہری اور شہر کے ہیں۔ پس شہریت، مدنیت یا سوکس ایسا علم ہے جو شہری اور شہر کی سرگرمیوں کی وضاحت کرتا ہے۔

قدیم یونان چھوٹی چھوٹی شہری ریاستوں (City States) میں منقسم تھا۔ ہر شہری ریاست اپنے ریاستی امور میں خود کفیل تھی۔ قدیم شہری ریاست موجودہ دور کی ریاست کی طرح اپنا آئین رکھتی تھی جس کے مطابق حکومت کا نظم و نسق طے پاتا تھا اور شہریوں کے حقوق و فرائض کا تعین کیا جاتا تھا۔ ہر شہری، ریاست کا رکن ہوتا تھا اور سیاسی آزادی کا حامل تھا۔ وہ بھرپور اور سرگرم زندگی بسر کرتا تھا اور اس کی نجی اور معاشرتی زندگی میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ ہر شہری مجلس شوریٰ کا رکن بن سکتا تھا اور وہ قانون بنانے کے عمل اور حکمرانوں کے انتخاب میں براہ راست شریک ہوسکتا تھا۔ حکومت کا نظام شہریوں کے مشوروں سے تشکیل پاتا تھا۔

مشہور یونانی مفکر بابائے سیاسیات ارسطو نے کہا تھا کہ ''انسان معاشرتی حیوان ہے۔'' وہ بغیر افراد یا معاشرہ کے زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ وہ اپنی تمام ضروریات کے لیے دوسرے افراد کا محتاج ہے۔ انسان کی اجتماعی زندگی رشتوں اور تعلقات سے منسلک ہے۔ جب یہی رشتے اور تعلقات منظم ہو جاتے ہیں تو معاشرے کو جنم دیتے ہیں اور جب معاشرہ منظم ہوتا ہے تو ریاست کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ ریاست کے اندر ہر شہری کا ایک خاص مقام اور کردار ہوتا ہے۔ جب ہم اس کردار کا کسی علم کے تحت مطالعہ کرتے ہیں تو یہی علم، علم شہریت کہلاتا ہے۔ مختصراً علم شہریت ''شہری زندگی اور اس سے متعلق مسائل کا علم ہے۔''

علم شہریت کی تعریف
(Definition of Civics)

1- آکسفورڈ انگلش ڈکشنری (Oxford English Dictionary)

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق ''علم شہریت علم سیاسیات کا وہ جزو ہے جس میں شہری کے سیاسی اور معاشرتی حقوق و فرائض کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔''

2- ایف۔ جے۔ گولڈ (F.J. Gould)

''علم شہریت ایسے اداروں، عادات، سرگرمیوں اور جذبات کے مطالعے کا نام ہے جن کی بدولت کوئی فرد خواہ مرد ہو یا عورت اپنے فرائض ادا کرے اور کسی سیاسی گروہ کی رُکنیت کے فوائد سے بہرہ مند ہو۔''

3- ای۔ ایم۔ وائٹ (E.M. White)

''علم شہریت انسانی علوم کا وہ مفید شعبہ ہے جو شہری کے ہر پہلو (معاشرتی، معاشی، سیاسی اور مذہبی) سے بحث کرتا ہے خواہ اس کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل سے ہو یا مقامی، قومی اور بین الاقوامی حالات سے ہو۔''

4- پروفیسر پیٹرک گیڈیز (Prof. Patric Gaddies)

''علم شہریت وہ معاشرتی علم ہے جس میں شہریوں کی زندگی اور ان کے مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔''

مندرجہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علم شہریت شہری زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مقصد انسانی زندگی کو بہتر اور خوشگوار بنانا ہے۔ یہ شہری کے ہر پہلو کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کی حرکات وسکنات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ شہری کے دیگر اداروں سے تعلق اور روابط کا بھی جائزہ لیتا ہے۔

اہمیت
(Significance)

علم شہریت کی تعریف کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم شہریت کی اہمیت وافادیت کیا ہے؟ ہم اس کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟ اور یہ ایک شہری کے لیے کیوں ضروری ہے؟ درج ذیل عنوانات کے تحت علم شہریت کی اہمیت وافادیت کو بیان کیا جاسکتا ہے۔

1- معاشرتی ترقی

تمام معاشرتی ادارے فرد کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔ ان کا محور فرد کی ترقی اور فلاح و بہبود ہے۔ علم شہریت تمام معاشرتی اداروں کو مضبوط بناتا ہے اور شہریوں میں معاشرتی شعور پیدا کرتا ہے۔ یہ افراد کے اجتماعی طرز عمل کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے اور ان میں باہمی اشتراک، تعاون، ایثار اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

2- سیاسی تربیت

جمہوری ممالک میں ایک شہری کو بہت ساری ذمہ داریاں اور فرائض سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ علم شہریت شہری کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ تمام ذمہ داریوں کو نبھا سکے اور فرائض سرانجام دے سکے۔ یہ شہری کو ملک کے امور میں حصہ لینے کے قابل بناتا ہے اور حقوق وفرائض سے باخبر کرتا ہے۔ علم شہریت اچھے شہری کی خصوصیات سے آگاہ کرتا ہے اور اچھی شہریت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے طریقے بھی بتاتا ہے۔ علم شہریت مقامی، صوبائی اور قومی حکومتوں کے متعلق تمام معلومات فراہم کرتا ہے۔

3- جمہوریت کی کامیابی

جمہوری ممالک میں حکومت کا کاروبار شہری چلاتے ہیں۔ علم شہریت شہری کو جمہوری اقدار کا احترام سکھاتے ہوئے کاروبار حکومت چلانے کے اہل بناتا ہے۔ جمہوریت میں سب سے زیادہ فائدہ اس ملک کو پہنچ سکتا ہے جس کے شہری تعلیم یافتہ اور سیاسی

طور پر باشعور ہوں۔ علم شہریت شہریوں میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے تاکہ وہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں اور جمہوری نظام کو چلانے میں مددگار ثابت ہوں۔

4-اخلاقی تربیت

معاشرہ افراد سے وجود میں آتا ہے اور اس کی ترقی وخوشحالی کا دارومدار افراد کی سیرت وکردار پر ہوتا ہے۔ علم شہریت افراد میں اچھے طور طریقے پیدا کرتا ہے اور اخلاقی صفات کو پروان چڑھاتا ہے۔ افراد میں محبت، ہمدردی، تعاون، بھائی چارہ، برداشت، ایثار اور خدمت خلق کے اچھے جذبات پیدا کرتا ہے۔ حسد، لالچ اور خود غرضی سے بچاتا ہے۔ علم شہریت شہریوں کو اپنے فرائض ایمانداری کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ افراد میں اچھی عادات وخصائل پیدا کرتے ہوئے ان کی شخصیت کی تکمیل کرتا ہے۔

5-معاشی ضروریات کی تکمیل

کوئی معاشرہ اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتا جب تک اس کے افراد اقتصادی طور پر مطمئن زندگی بسر نہ کررہے ہوں۔ اچھا شہری وہی ہے جو کوئی بھی باوقار پیشہ اختیار کرکے اپنی روزی کماتا ہے۔ علم شہریت اقتصادی مسائل کا حل بتاتا ہے اور معاشی ضروریات کی تکمیل میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ افراد کو بے کار نہ بیٹھنے اور معاشی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرنے کی دعوت دیتا ہے اور کام کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

6-ملکی مسائل سے آگاہی

ایک شہری کو اپنے ملک کے کئی مسائل سے واسطہ پڑتا ہے مثلاً تعلیم کا فقدان، بے روزگاری، افلاس اور بیماری وغیرہ۔ اُس وقت تک خوشحال زندگی ممکن نہیں جب تک ان مسائل کا کوئی تسلی بخش حل دریافت نہ کیا جائے۔ علم شہریت کے مطالعہ سے شہری میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے اور وہ ملکی مسائل کے حل کے لیے تیار رہتا ہے۔

7-بین الاقوامی تعاون

آج کا دور بین الاقوامی تعاون کا دور ہے جس میں افراد کا تعلق نہ صرف اپنے ملک سے ہے بلکہ تمام اقوام سے بھی ہے۔ بین الاقوامی اقتصادی وسیاسی حالات ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ علم شہریت قوم پرستی اور تنگ نظری کو دور کرکے افراد میں وسیع النظری اور بین الاقوامی تعاون کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ بین الاقوامی برادری کا رکن ہونے کی حیثیت سے اُن کی سوچ کو بدلتا ہے اور دوسری اقوام سے میل جول بڑھانے پر راغب کرتا ہے۔ علم شہریت شہری کو بین الاقوامی تعاون پر بھی آمادہ کرتا ہے۔

علم شہریت کا دیگر معاشرتی علوم سے تعلق

تمام معاشرتی علوم کا مرکز فرد ہوتا ہے۔ علم شہریت شہری یا فرد کی تعلیم وتربیت اور اس کی فلاح وبہبود کرتا ہے اس لیے ہم دوسرے علوم سے علم شہریت کا تعلق واضح کرتے ہیں۔

1- شہریت اور عمرانیات (Civics and Sociology)

مماثلت

دونوں علوم میں موضوع بحث کے لحاظ سے کافی مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں کا تعلق افراد کے معاشرتی حالات، معاشرتی اداروں اور اختیار کردہ قوانین کے مطالعہ سے ہے۔ عمرانیات مختلف گروہوں اور جماعتوں کی ابتدا، نشوونما اور ترقی پذیر صورت کا مطالعہ کرتا ہے جبکہ علم شہریت بھی شہری کی نشوونما اور فلاح و بہبود کو زیر بحث لاتا ہے۔ عمرانیات انسان کے رسم ورواج اور طور طریقوں پر بحث کرتا ہے جبکہ علم شہریت اچھے رسم و رواج اور طور طریقوں کو اپنانے اور بُری باتوں کو ترک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

فرق

عمرانیات انسان کی زندگی کے ہر پہلو یعنی اس کے افعال و کردار، سوچ بچار، عقیدہ اور محبت و نفرت کا مطالعہ کرتا ہے جبکہ علم شہریت ایک معیاری علم ہے جو اچھائی و برائی کا معیار قائم کرتا ہے۔ عمرانیات انسان کا بحثیت انسان مطالعہ کرتا ہے جبکہ علم شہریت انسان کا بحثیت شہری مطالعہ کرتا ہے۔ عمرانیات کا دائرہ بحث علم شہریت سے بہت وسیع ہے۔ عمرانیات کا تعلق بنیادی طور پر معاشرہ سے ہے جبکہ علم شہریت کا براہِ راست تعلق فرد سے ہے اس لیے اس کا دائرہ بحث محدود ہے۔

2- شہریت اور اخلاقیات (Civics and Ethics)

مماثلت

اخلاقیات انسان کے اخلاق و عادات پر بحث کرتا ہے اور اچھے اور بُرے پہلو کا تعین کرتا ہے۔ یہ علم اخلاق کے قوانین کی تحقیق اور مطالعہ کے بعد انسانی سیرت و کردار کے متعلق قواعد اور اصول وضع کرتا ہے۔ یہ ہمیں اچھائی، برائی، صحیح اور غلط کا فرق بتاتا ہے اور اس کے نتائج سے باخبر کرتا ہے۔ علم شہریت معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے جو معیار قائم کرتا ہے وہ اخلاقیات کے اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں یعنی علم شہریت ہر شہری کے مسئلے پر اچھائی و برائی کا معیار اخلاقی ضابطوں کی روشنی میں قائم کرتا ہے۔

فرق

علم شہریت کا دائرہ بحث اخلاقیات سے وسیع ہوتا ہے کیونکہ علم شہریت شہری کے ہر پہلو کو اور اخلاقیات صرف اخلاقی پہلو کو زیر بحث لاتا ہے۔ علم شہریت کا شہری کے خارجی پہلوؤں سے جبکہ اخلاقیات کا صرف داخلی پہلو سے تعلق ہوتا ہے مثلاً جب تک کوئی شخص اپنے غلط منصوبہ کو عملی جامہ پہنا کر جرم نہیں کرتا، اس کو سزا نہیں دی جا سکتی جبکہ اخلاقیات کے مطابق غلط منصوبہ بنانا ہی غیر اخلاقی حرکت ہے۔

3- شہریت اور معاشیات (Civics and Economics)

مماثلت

علم شہریت اور معاشیات کا آپس میں گہرا رشتہ ہے اور دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ مشہور ماہر معاشیات مارشل نے معاشیات کو "دولت اور حصول دولت کا علم" کہا ہے۔ علم شہریت اور معاشیات نے مشترکہ طور پر فرد کی فلاح و بہبود کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ علم شہریت اور معاشیات کے نظریات ایک جیسے ہوتے ہیں۔ دونوں میں سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکیت،

صنعتی انقلاب اور مزدوروں کی فلاح و بہبود جیسے نظریات پائے جاتے ہیں۔ علم شہریت کے حقوق اور بہتر ماحول معاشیات کی مدد سے تخلیق کیے جاسکتے ہیں مثلاً غربت، بے روزگاری اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کو ختم کر کے اچھی شہری زندگی کا آغاز کیا جاسکتا ہے۔

فرق

علم شہریت معاشیات سے وسیع تر ہے کیونکہ یہ فرد کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لاتا ہے جبکہ معاشیات فرد کے صرف معاشی پہلو کا مطالعہ کرتا ہے۔ علم شہریت معاشی پہلو کا سطحی مطالعہ کرتا ہے جبکہ معاشیات معاشی پہلو کا تفصیل سے مطالعہ کرتا ہے۔ علم شہریت معیار قائم کرتا ہے اور اچھائی اور برائی میں تمیز کرتا ہے جبکہ معاشیات محض حقائق اور معلومات کا مجموعہ ہے اور اس کا تعلق اچھے معیار کے حصول سے نہیں ہوتا۔ معاشیات کا تعلق مادہ سے ہے جبکہ علم شہریت اعلیٰ اخلاقی و روحانی اقدار کے فروغ کی حمایت کرتا ہے۔

4- شہریت اور تاریخ (Civics and History)

مماثلت

تاریخ گزشتہ حالات و واقعات کے ترتیب وار مطالعہ کا نام ہے۔ تاریخ کے مطالعہ کا ایک اہم مقصد ماضی کا مطالعہ ہے کیونکہ ہمیں ماضی سے وہ علم حاصل ہوتا ہے جس پر ہم حال کی تعمیر اور مستقبل کی تشکیل کرتے ہیں۔ کسی معاشرتی ادارہ کے متعلق ہم اس وقت تک کچھ نہیں کہہ سکتے جب تک اس کے مختلف مراحل کے متعلق علم نہ حاصل کر لیں۔ علم شہریت کا مطالعہ بغیر تاریخی حقائق کے نہیں کیا جاسکتا۔ علم شہریت اور تاریخ کے موضوعات میں بھی بہت اشتراک پایا جاتا ہے مثلاً ملکی دفاع، مقامی حکومتیں، تصور قومیت اور بین الاقوامی قوانین وغیرہ۔ تاریخ سے ہم بہت سے حقائق حاصل کرتے ہیں جن کی بنیاد پر ہم حکومتوں کے تعلقات و دیگر معاشرتی اداروں کی تشکیل کرتے ہیں۔

فرق

علم شہریت اور تاریخ میں بڑا فرق یہ ہے کہ تاریخ میں حالات و واقعات کا مطالعہ ترتیب وار کیا جاتا ہے جبکہ علم شہریت میں بغیر ترتیب کے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ علم شہریت کے طالب علم کو حالات و واقعات کی جہاں سے ضرورت ہو، لے سکتا ہے اور ترتیب کا لحاظ نہیں کرتا۔ تاریخ میں انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر بحث ہوتی ہے جبکہ علم شہریت میں صرف معاشرتی پہلو کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ تاریخ کا مقصد ماضی کے حالات و واقعات اور ان کے اسباب و نتائج کا ریکارڈ رکھنا ہے جبکہ علم شہریت عمومی اصول وضع کرتا ہے۔

سوالات

1- علم شہریت کی تعریف کریں اور اس کی اہمیت بیان کریں۔
2- علم شہریت اور معاشیات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ وضاحت کریں۔
3- علم شہریت اور اخلاقیات کا آپس میں تعلق بیان کریں۔
4- درج ذیل علوم کے ساتھ علم شہریت کی مماثلت واضح کریں۔
(الف) عمرانیات (ب) تاریخ